Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

Protection of the Sanctity of the Prophet ﷺ: Concept, Contemporary Situation, and Requirements

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ: تصور، عصری صورتِ حال اور تقاضے

Authors

1. Qurrat-ul-Ain
Lecturer, Islamic Studies, Govt Associate College for Women, Basirpur Okara, Pakistan.
hafizaqkhansa@glail.com

2. Dr. Syeda Ayisha Rizvi
Lecturer, Department of Arabic and Islamic studies, The University of Lahore (UOL),Lahore, Pakistan

Citation

Qurrat-ul-Ain, Dr. Syeda Ayisha Rizvi " Protection of the Sanctity of the Prophet ﷺ: Concept, Contemporary Situation, and Requirements." Al-Marjān Research Journal, 2, no.1, Jan-June (2024): 32– 47.

History

Received: January 15, 2024, **Revised**: February 27, 2024, **Accepted**: March 21, 2024, **Available Online**: June 27, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Protection of the Sanctity of the Prophet ﷺ: Concept, Contemporary Situation, and Requirements

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ: تصور، عصری صورتِ حال اور تقاضے

*قرۃ العین *.ڈاکٹر سیدہ عائشہ رضوی

Abstract

The sanctity of the Prophet Muhammad ﷺ holds a central place in Islamic faith, making it a core element of every Muslim's belief system. This paper explores the concept of protecting the Prophet's ﷺ sanctity, analyzing contemporary challenges and requirements. It begins by outlining the fundamental principle that love and respect for the Prophet ﷺ are intrinsic to a Muslim's faith. Historical responses to blasphemy are reviewed, highlighting instances where the Muslim Ummah collectively defended the Prophet's ﷺ honor. The paper delves into the definition and implications of blasphemy, examining significant cases and the subsequent actions taken by Islamic societies. Islamic jurisprudence concerning the punishment for blasphemy is discussed, providing insight into traditional and contemporary legal perspectives .Furthermore, the paper addresses the recurring incidents of blasphemy in the West, exploring the underlying motivations and the Western viewpoint of freedom of expression. It questions whether Muslims themselves can be guilty of blasphemy and under what circumstances. The contemporary situation is analyzed, identifying the current challenges and the necessary steps required to safeguard the sanctity of the Prophet .ﷺ The conclusion emphasizes the responsibilities of the Muslim Ummah in upholding this sacred duty in today's globalized world .By presenting a comprehensive overview of these critical issues, this paper aims to contribute to the ongoing discourse on protecting the Prophet Muhammad's ﷺ honor and offers practical recommendations for addressing contemporary challenges.

Keywords: Prophet Muhammad ﷺ, sanctity, blasphemy, Islamic jurisprudence, freedom of expression.

* لیکچرر، اسلامک سٹڈیز، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، بصیر پور اوکاڑہ، پاکستان۔
* لیکچرر، شعبہ عربی اور اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور (UOL)، لاہور، پاکستان۔

تعارف

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں [1]

سید الانبیاء حضرت محمدؐ رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اور کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک رسول کریم ﷺ کو تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب و مکرم نہ جانا جائے۔ فرمان نبویؐ ہے:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلیه مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ))[2]

"تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کو اُس کے باپ' اُس کی اولاد اور سب انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔"

یہی وجہ ہے کہ اُمت مسلمہ کا شروع دن سے ہی یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت و تعلق کے بغیر ایمان کا دعویٰ بالکل غلط اور باطل ہے۔ ہر دور میں اہل ایمان نے آپؐ کی شخصیت کے ساتھ تعلق و محبت کی لازوال داستانیں رقم کیں اور اگر تاریخ کے کسی موڑ پر کسی بدبخت نے آپ ﷺ کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی کی تو مسلمانوں کے اجتماعی ضمیر نے شتم رسول کے مرتکبین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ چند سال قبل ڈنمارک اور ناروے وغیرہ کے بعض آرٹسٹوں نے جو آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں خاکے بنا کر مذاق اڑایا' جس سے پورا عالم اسلام مضطرب اور دل گرفتہ ہوا تو نبی کریم ﷺ سے عقیدت و محبت کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے اہل ایمان سراپا احتجاج بن گئے اور سعودی عرب نے' جن ملکوں میں نازیبا حرکت ہوئی' ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا۔

زیر نظر مضمون میں ہم درج ذیل باتوں کا جائزہ لیں گے:

* ناموسِ رسالت اور اس کا تصور
* توہین رسالت کیا ہے؟
* توہین رسالت کا تاریخی پس منظر اور شہدائے ناموسِ رسالت
* شرعِ اسلامی میں شاتم رسولؐ کی سزا
* قانون توہین رسالت
* مغرب توہین رسالت کا مرتکب کیوں ہوتا ہے؟
* مغرب کا نقطۂ نظر: آزادیٔ اظہارِ رائے
* کیا ایک مسلمان بھی اہانت رسولؐ کا مرتکب ہو سکتا ہے؟
* عصری صورتِ حال اور تقاضے
* مسلم اُمت کی ذِمہ داری

---

[1] اقبال، محمد اقبال. **بالِ جبریل**. (لاہور: ادارہ اقبال، 1917)، 382۔

[2] بخاری، محمد بن اسمعیل، **الصحیح البخاری ، کتاب الایمان ، باب حب الرسول من الایمان**، ح:13، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 1999ء) ج:1، ص:102، مسلم بن حجاج، **الصحیح المسلم ، کتاب الایمان ، باب وجوب محبة سول الله ﷺ من اکثر من الاهل والولد والوالد**، ح:169، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، س۔ن)، ج:1۔ ص:118

ناموسِ رسالت اور اس کا تصور

حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی اہل ایمان کے لیے ان کے جان ومال اور عزت و آبرو سے زیادہ عزیز ہے' کیونکہ ہماری روحانی زندگی اور ہمارے ایمان کا دارو مدار آپ ﷺ کی ذات سے تعلق پر ہے[3]۔

قرآن مجید میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ[4]

"یقیناً نبیؐ کا حق مومنوں پر خود اُن کی جانوں سے بھی زیادہ ہے اور نبیؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"

رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی ایک مسلمان کے روحانی تشخص کا وسیلہ ہے اور ان کی نسبت کے بغیر انسان مومن نہیں ہو سکتا' بلکہ انسان کی انسانیت کا صحیح مرتبہ ایمان کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ ایمان روحانی زندگی کی اساس ہے اور ایمان کی اساس حضور اکرم ﷺ کی ذات سے وابستہ ہے۔ اس وابستگی کے کئی مظاہر ہیں' مثلاً آپؐ سے محبت' آپؐ کی اطاعت واتباع' آپؐ کی تعظیم وتوقیر اور آپؐ کی نصرت۔[5]

(ا) **محبّت:** نبی اکرم ﷺ سے محبت ایک مسلمان کے ایمان کی دلیل ہے اور اس محبت کے ذریعے سے وہ اپنے ایمان میں پختہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ))[6]

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کو اُس کے باپ' اُس کی اولاد اور سب انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔"

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالیٰ سے محبت کا تذکرہ کیا وہیں رسول کریم ﷺ سے محبت کو بھی شامل کیا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ۔۔[7]

"(اے نبی ﷺ! ان سے) کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ' تمہارے بیٹے' تمہارے بھائی' تمہاری بیویاں (اور بیویوں کے لیے شوہر)' تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے بہت محنت سے کمائے ہیں' اور وہ تجارت جس کے مندے کا تمہیں خطرہ رہتا ہے' اور وہ مکانات جو تمہیں بہت پسند ہیں' (اگر یہ سب چیزیں) تمہیں محبوب تر ہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کے رستے میں جہاد سے"...

[3] علوی، ڈاکٹر خالد، **تحفظ ناموس رسالت**، (لاہور: ماہنامہ رشد، مئی جون 2008ء)، جلد:19، شمارہ:30، ص:57

[4] الاحزاب، 33:6

[5] علوی، ڈاکٹر خالد، **تحفظ ناموس رسالت**، ص:57

[6] بخاری، محمد بن اسمٰعیل، **الصحیح البخاری**، **کتاب الایمان**، **باب حب الرسول من الایمان**، ح:13، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 1999ء) ج:1، ص:102، مسلم بن حجاج، **الصحیح المسلم**، **کتاب الایمان**، **باب وجوب محبة سول الله ﷺ من اکثر من الاهل والولد والوالد**، ح:169، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، س-ن)، ج:1۔ ص:118

[7] التوبہ، 9:24

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو اکٹھے بیان کیا ہے:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ]وَقَالَ بُنْدَارٌ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْئَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ))[8]

"جس شخص میں تین خوبیاں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ (حلاوت) چکھ لیا: (۱) جو شخص کسی سے صرف اللہ (کی رضا) کے لیے محبت رکھے، اور (۲) جسے اللہ اور اس کے رسول سے باقی ہر چیز (اور انسان) سے بڑھ کر محبت ہو، اور (۳) جسے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں گرنا زیادہ پسند ہو بعد ازیں کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات دی۔"

جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے　　　اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے![9]

(۲) اطاعت و اتباع: ایمان کا دوسرا تقاضا اطاعت و اتباع کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ذات کو ایک اُسوۂ کامل بنا کر بھیجا گیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپؐ کی اطاعت و اتباع کریں، بلکہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اللہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اتباع کی جائے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ[10]

"(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

کہہ دیجیے اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی۔ پھر اگر وہ پیٹھ موڑ لیں تو (یاد رکھیں کہ) اللہ کو ایسے کافر پسند نہیں ہیں۔"

سورۃ النساء میں فرمایا:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ[11]

"جس نے اطاعت کی رسول کی اُس نے اطاعت کی اللہ کی۔"

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ))[12]

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔"

---

[8] مسلم بن حجاج، **الصحیح المسلم**، (اسلامی کتب خانہ لاہور، س۔ن)، الرقم: 165

[9] امیر مینائی، **دیوانِ امیر**، (لاہور: مجلس ترقی ادب، 1958)، 92

[10] آل عمران، 3:30،31

[11] النساء، 4:80

[12] النووی، یحی بن شرف الدین، **الاربعون النوویۃ**، ح: 41

(۳) **تعظیم:** تعظیم کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھا جائے اور کوئی ایسی بات اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے آپ ﷺ کے وقار میں کمی آئے' مثلاً مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کی حیات دنیوی میں یہ ادب سکھایا گیا کہ آپؐ سے اونچی آواز میں بات نہ کریں' مبادا ان کے اعمال ضائع ہو جائیں۔ ارشادِ خداوندی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ[13]

"اے ایمان والو! مت بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی (ﷺ) کی آواز پر اور نہ ان سے گفتگو میں آواز کو اس طرح بلند کیا کرو جس طرح تم باہم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہوئے اپنی آواز بلند کرتے ہو' مبادا تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔"

صحابہ کرام کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن نے فرمایا:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[14]

"تو جو لوگ آپ (ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور آپ (ﷺ) کی تعظیم کریں گے اور آپ (ﷺ) کی مدد کریں گے اور پیروی کریں گے اُس نور کی جو آپ (ﷺ) کے ساتھ نازل کیا جائے گا' وہی لوگ ہوں گے فلاح پانے والے۔"

توہین رسالت کیا ہے؟

اسلامی شرع کے تحت "بے حرمتی و کفر گوئی" کی اصطلاح کا اطلاق خاص اعمال' کلمات یا تحریرات پر ہوتا ہے۔ اس زمرے میں مندرجہ ذیل میں سے سب کے سب آتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کو تحریر میں یا زبان سے گالی دینا' یا ان کی بے عزتی کرنا' ان کی یا ان کے اہل بیت کے بارے میں تحقیری یا ذلت آمیز کلمات کہنا' رسول اللہ ﷺ کے وقار و عزت پر بدزبانی کرکے حملہ کرنا' ان کو بدنام کرنا یا جب ان کا نام آئے تو منہ بنانا' ان کے لیے' ان کے اہل بیت' ان کے صحابہ اور مسلمانوں کے لیے عداوت یا نفرت کا اظہار کرنا' رسول اللہ یا ان کے اہل بیت پر تہمت لگانا اور ان کے بارے میں بدخبریں اڑانا' رسول اللہ ﷺ کو بدنام کرنا' رسول اللہ ﷺ کے دائرہ اختیار یا فیصلہ کو کسی طور پر نہ ماننا' سنت نبویہ سے انکار کرنا' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا' حقوق اللہ اور حقوق رسولؐ سے انکار کرنا یا اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت کرنا۔"

درج بالا میں سے کسی ایک کا مرتکب ہونا شرع اسلامی میں توہین رسالت اور بے حرمتی کے زمرے میں آتا ہے۔[15]

توہین رسالت کا تاریخی پس منظر

محمدؐ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے لیے مرکزِ ملت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اوائل اسلام سے ہی ہر دور کی باطل قوتوں نے آپ ﷺ کی بڑھتی ہوئی دعوت کو روکنے کے لیے ہزار جتن کیے لیکن ہر محاذ پر منہ کی کھائی اور شکست کھانے کے بعد وہی گھسا پٹا حربہ استعمال کیا کہ اس تحریک کی رہبری

---

[13] الحجرات، 49:2

[14] الاعراف، 7:157

[15] ڈاکٹر محمد اسرار مدنی، **ارتداد اور توہین رسالت، ترجمہ: مقبول الٰہی** (ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور، جون 1995ء) ص: 27،26

کرنے والی شخصیت کو مجروح کیا جائے اور اس کے لیے انہوں نے ہر اخلاقی حد کو پھلانگتے ہوئے رحمۃ للعالمین ﷺ کو تضحیک و تحقیر کا نشانہ بنایا اور یہ قبیح حرکت ہر دور میں کی جاتی رہی۔[16]

☆ ابو لہب نے رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔

☆ کعب بن اشرف یہودی نے گستاخیاں کیں۔

☆ ابو رافع یہودی نے بھی گستاخی کی۔

☆ ایک نابینا صحابی کی اُمّ ولد لونڈی رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہذیان بکا کرتی تھی۔

☆ عبد اللہ بن خطل اور اس کی دونوں لونڈیاں نبی کریم ﷺ کی اہانت کیا کرتی تھیں۔[17]

☆ ۱۹۲۳ء میں لاہور میں راج پال نے رسوائے زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" شائع کی جس میں نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی۔[18]

☆ ۱۹۳۳ء میں نتھو رام نے "ہسٹری آف اسلام" نامی ایک کتاب لکھی جس میں پیغمبر اسلام ﷺ کی ذاتِ اَقدس کو ہدفِ تنقید و ملامت بنایا اور شانِ رسالت میں گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کیے۔[19]

☆ موجودہ دور میں سلمان رشدی نے "شیطانی آیات" کے نام سے ناول لکھا اور عاصمہ ملعونہ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر حملے کیے۔[20]

☆ ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈنمارک کے اخبار نے پہلی بار توہین آمیز خاکے شائع کیے۔[21]

☆ ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے رکن وانلڈرس نے قرآن اور اسلام پر مبنی توہین آمیز فلم "فتنہ" بنائی۔ پندرہ منٹ کی یہ فلم انٹرنیٹ پر جاری کی گئی۔[22]

☆ ایک اور امریکی باشندے سام بیسائل نے ایک فلم "مسلمانوں کی معصومیت" کے نام سے بنائی۔[23]

☆ امریکی ریاست فلوریڈا کے ایک دشمن رسول ٹیری جونز نے قرآن مجید کو نذر آتش کیا۔[24]

گستاخیوں کا سلسلہ شروع سے لے کر آج تک جاری ہے اور کفار مختلف حیلوں بہانوں سے ہرزہ سرائی کرتے رہے ہیں۔ کفر اور حق کا ٹکراؤ شروع سے رہا ہے :

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز   چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی[25]

---

[16] علوی، ڈاکٹر خالد، **تحفظ ناموس رسالت**، ص:2

[17] علوی، ڈاکٹر خالد، **تحفظ ناموس رسالت**، ص:2

[18] **توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام، ماہنامہ بینات**، (ربیع الثانی، 1427ھ)، جلد:69، شمارہ:4

[19] **توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام، ماہنامہ بینات**، (ربیع الثانی، 1427ھ)، جلد:69، شمارہ:4

[20] **توہین رسالت، ابو جابر عبد اللہ دامانوی، ماہنامہ رشد**، (مئی جون 2008)، ص:151،

[21] ماہنامہ رشد، (مئی جون 2008)، اداریہ ص:3

[22] ماہنامہ رشد، (مئی جون 2008)، اداریہ ص:3

[23] گلزار احمد نعیمی، **توہین آمیز فلم اور امریکی مقاصد**، (منگل 13 جنوری، 2015ء)

[24] گلزار احمد نعیمی، **توہین آمیز فلم اور امریکی مقاصد**، (منگل 13 جنوری، 2015ء)

[25] اقبال، محمد. **بانگ درا**. (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1924)، 144.

اہانتِ رسولؐ سے تین طرح کے حقوق میں کمی

1. اللہ کے حق میں کمی جس نے آپ ﷺ کی ذات کو پیغامِ رسالت کا مرکز و محور بنایا۔

2. پھر نبی کریم ﷺ کی ذات کا حق اس سے متاثر ہوتا ہے کہ آپؐ پر سب و شتم اور الزام تراشی کر کے صریح بہتان کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ یہ آپ ﷺ کا شخصی حق ہے۔

3. اور توہین رسالت کے ذریعے شمعِ رسالت کے پروانوں یعنی محبان رسولؐ اور پوری اُمتِ محمدیہ کا حق مجروح کیا جاتا ہے۔[26]

شہیدانِ ناموسِ رسالت ﷺ بقول مولانا ظفر علی خانؒ

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر   خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا[27]

رسالت مآب ﷺ کی خاطر اپنی جان لٹانا سب سے بڑی سعادت ہے اور اس سے بڑی خوش بختی اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ کفار جس طرح شروع سے ہی گستاخیاں کرتے چلے آرہے ہیں اس طرح شیدایانِ مصطفی ﷺ بھی شروع سے ہی انہیں کیفر کردار تک پہنچاتے اور اپنی جانیں حرمت رسول پر لٹاتے چلے آرہے ہیں۔ چند خوش نصیب مسافر جو اس راہ کے راہی ہوئے۔

☆ کعب بن اشرف سے نبٹنے والے جانباز صحابی محمد بن مسلمہ تھے۔
☆ ابو رافع یہودی کو قتل کرنے والے صحابی عبد اللہ بن عتیک تھے۔
☆ نابینا صحابی نے خود اپنی لونڈی کو قتل کر دیا۔
☆ ابن خطل کو بھی قتل کر دیا گیا' اسے زبیر بن عوام نے قتل کیا۔
☆ راج پال پر پہلا حملہ غازی خدا بخشؒ نے کیا۔
☆ راج پال پر دوسرا حملہ غازی علم الدین شہیدؒ نے کیا اور اسے واصل جہنم کیا۔
☆ نتھو رام پر غازی عبد القیومؒ نے حملہ کر کے خود جامِ شہادت نوش کیا۔
☆ غازی محمد صدیقؒ بھی اسی سفر کے راہی ہوئے اور دریدہ دہن گستاخ رسول پالامل کو ہلاک کر کے خود جنتوں کے مسافر بنے۔
☆ غازی عبد اللہ شہیدؒ نے بدبخت سکھ چنچل سنگھ کو واصل جہنم کیا اور خود جنتوں کے امین بنے۔[28]
☆ مارچ ۲۰۰۶ء میں ایک پاکستانی طالب علم عامر چیمہؒ نے اخبار ڈائی دبلٹ کے دفتر میں داخل ہو کر راجہ کوین پر حملہ کی کوشش کی اور خود شہادت پائی۔[29]
☆ ممتاز قادری نے بھی حرمتِ رسول کی خاطر گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو قتل کیا اور تاحال جیل میں بند ہے۔

---

[26] **ناموس رسالت پر ایک اور وار**، ڈاکٹر حافظ حسن مدنی، ماہنامہ محدث، (ستمبر 2012ء)، شمارہ 357، جلد: 44

[27] میر، خواجہ درد. **کلام میر**. (لاہور: انجمن ترقی اردو، 1973)، 276۔

[28] **توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام**، ماہنامہ بینات، (ربیع الثانی، 1427ھ)، جلد: 69، شمارہ: 4

[29] قاری فہد اللہ، **خاکوں کی اشاعت بارے عالمی رپورٹ**، ماہنامہ رشد مئی جون 2008ء)، ص: 147

شرعِ اسلامی میں شاتمِ رسول ؐ کی سزا

قرآن وحدیث کو حجت ماننے والا کوئی شخص کس طرح یہ کہہ سکتا ہے کہ شاتم رسول کی سزا قتل کے علاوہ اور کچھ ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے' چنانچہ وہ اہل سنت ہوں یا اہل تشیع پندرہ سو سال سے اس مسئلے پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اس مسئلے پر فقہائے اُمت میں امام ابن تیمیہ کی "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" امام تقی الدین سبکی کی "السیف المسلول علی من سب الرسول" علامہ ابن عابدین شامی کی "تنبیہ الولاۃ والاحکام علی احکام شاتم خیر الانام" ان چند معروف کتب میں سے ہیں جو اس اجماع امت کو محکم دلائل اور شواہد کے ساتھ ثابت کرتی ہیں۔[30] اس سلسلے میں پاکستان میں قانون سازی کی گئی ہے اور دفعہ 295 C- کے تحت شاتم رسول کے لیے سزائے موت کی سزا رکھی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے والوں کے بارے میں حکم ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا[31]

"یقیناوہ لوگ جو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ؐ کو اللہ نے لعنت کی ہے ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں اور ان کے لیے اُس نے اہانت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

سورۃ النحل میں ارشاد ہے:

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ[32]

"ہم آپؐ کی طرف سے کافی ہیں ان استہزا کرنے والوں (سے نمٹنے) کے لیے۔"

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا واجب القتل ہے۔[33]

سیدنا علی سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی' ایک آدمی نے اسے قتل کر دیا تو رسول کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔[34] کتاب و سنت' عہد نبوی وخلفائے راشدین اور تاریخ سے بڑی ٹھوس مثالیں ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے۔

توہین رسالت کی سزا کیوں ضروری ہے؟

ناموسِ رسالت کے بارے میں غیرتِ الٰہی اس قدر حساس ہے کہ قرآن نے گستاخانِ رسول کو ہمیشہ سخت جواب دیا' ان پر لعنتیں بھیجیں' ان کو عذابِ الیم کی وعیدیں سنائیں۔ مثلاً ابولہب کی مذمت میں سورۃ اللہب نازل فرمائی۔ اُمیہ بن خلف کے بارے میں سورۃ الھمزہ' اُبی بن خلف کے بارے میں سورۂ یٰسین کی آیات ۷۸ تا ۸۳' عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں سورۃ الفرقان کی آیات ۲۷ تا ۳۱' ولید بن مغیرہ کے بارے میں سورۃ

[30] ڈاکٹر انیس، **تحفظ ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری**، (16 دسمبر 2010)

[31] الاحزاب، 33:57

[32] النحل، 16:95

[33] عبدالرشید صادق، **توہین رسالت بارے استفسارات**، ماہنامہ رشد (مئی جون 2008ء)، ص: 36

[34] عبدالرشید صادق، **توہین رسالت بارے استفسارات**، ماہنامہ رشد (مئی جون 2008ء)، ص: 36

الزخرف کی آیات ۳۱، ۳۲ اور سورۃ القلم کی آیات ۸ سے ۱۶، نضر بن حارث کے بارے میں سورۃ لقمان کی آیات ۶، ۷ اور عاص بن وائل کے بارے میں سورۃ الکوثر نازل ہوئی۔[35]

قانون توہین رسالت

۱۹۲۷ء میں ایک معمولی سی دفعہ 295 A- کا "تعزیراتِ ہند" میں اضافہ کیا گیا جس کی رو سے توہین مذہب کے جرم کی سزا دو سال تک قید یا جرمانہ مقرر ہوئی مگر مسلمانوں کی اس سے اشک شوئی نہ ہوئی۔ جولائی ۱۹۸۴ء میں ایک خاتون کے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ نازیبا الفاظ استعمال کیے جانے پر پاکستان کے تمام علماء و وکلاء کی جانب سے مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوری طور پر شاتم رسول کے بارے میں سزائے موت کا قانون منظور کرے۔ چنانچہ مشورے سے قومی اسمبلی میں تعزیراتِ پاکستان میں 295 C- کا بل پیش کیا گیا جس کی رو سے شاتم رسول کی سزا سزائے موت تجویز کی گئی اور پھر یہ قانون مکمل طور پر سارے ملک میں لاگو ہو گیا۔[36]

مغرب توہین رسالت کا ارتکاب کیوں کرتا ہے؟

توہین آمیز خاکوں کے جائزہ سے اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ یہ سارا عمل ایک منصوبہ بندی کے تحت ہوتا ہے۔ اس کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔ مسلمانوں کی نبی کریم ﷺ سے محبت کو کم کرنا: پہلی وجہ اہل مغرب کی نبی کریم ﷺ سے عداوت و دشمنی ہے جس کا اظہار وہ مختلف طریقوں سے کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ روز اول سے ہی نبی پاک ﷺ سے مسلمانوں کے تعلق کو کمزور کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اسی لیے وہ وقتاً فوقتاً تاجدار انبیاء ﷺ کی شان میں ہذیان بکتے رہتے ہیں۔

۲۔ جہاد کو دہشت گردی ثابت کرنا: دین اسلام میں جہاد کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ جہاد کو اسلام کی چوٹی قرار دیا گیا ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک علم جہاد تھامے رہے فتح و کامرانی ان کے ماتھے کا جھومر رہی۔ اس لیے کفار مختلف حیلوں بہانوں سے مسلمانوں کو اس جہاد سے دور کر دینا چاہتے ہیں۔

۳۔ یورپ و امریکہ میں پھیلتے ہوئے اسلام کو روکنا: اسلام اپنی انسانیت نواز خوبیوں کی وجہ سے روزِ اوّل سے ہی پھیلتا جا رہا ہے اور بالخصوص نائن الیون (۹/۱۱) کے بعد امریکہ و یورپ میں اسلام کی شرح میں اضافہ ہوا ہے، بس یہ بات انہیں ہضم نہیں ہو رہی اور وہ لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنے کے لیے حیلے بہانے کرتے رہتے ہیں۔

۴۔ توہین رسالت کے بارے میں مسلمانوں میں بے حسی پیدا کرنا: اہل یورپ توہین آمیز خاکے اور اسلام مخالف فلمیں بنا کر توہین نبوت کے بارے میں مسلمانوں اور مسلمان رہنماؤں کے اندر بے حسی پیدا کرنا چاہتے ہیں، بایں طور کہ وہ توہین نبوت جس پر ان کے ایمان اور اعتقاد کا دار و مدار ہے اسے اہمیت نہ دیں، کیونکہ جب ایک کام بار بار کیا جائے تو وہ اتنا برا نہیں لگتا جتنا پہلی بار لگتا ہے۔

۵۔ دنیا کو اسلامی تعلیمات سے برگشتہ کرنا: اسلام امن و امان، رواداری، حسن اخلاق اور مہر و وفا کا دین ہے، مگر کفار اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ یوں وہ اسلامی تعلیمات کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ لوگ اسلام کی طرف التفات نہ کریں۔[37]

[35] پروفیسر ثریا بتول علوی، **اسلام اور توہین رسالت**، تنظیم اساتذہ پاکستان، ص:10، (جون 2006ء)

[36] محمد اسمٰعیل قریشی، **ناموس رسول اور قانون توہین رسالت**، (الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، فروری 2006ء)، ص:44،40

[37] طارق جاوید عارضی، **مغرب توہین آمیز خاکے کیوں بناتا ہے؟**، ماہنامہ رشد (مئی جون 2008ء)، ص:48،47

۶۔ مغرب کا معیار خیر و شر: دین اسلام میں خیر و شر کا معیار قانونِ الٰہی کے تحت عمل میں آیا جبکہ کفار کے ہاں معیارِ خیر و شر ان کا اپنا وضع کردہ ہے' بایں طور کہ جو چیز ان کے نزدیک اچھی ہو وہ خیر اور جو بری ہو اور انسان کو نقصان دے وہ بری ہے۔ لہٰذا وہ اپنے معیارِ خیر و شر کو برقرار رکھنے کے لیے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔

مغرب کا نقطۂ نظر: آزادئ اظہارِ رائے

فرانس کے اخبارات نے حال ہی میں حضور اکرم ﷺ کی شان میں اہانت آمیز خاکے شائع کیے ہیں اور "آزادئ اظہارِ رائے" کو اپنا حق قرار دیا ہے۔[38] اس سلسلے میں میڈیا ہر جگہ آزادئ اظہارِ رائے کے حق کا تذکرہ کر رہا ہے۔ آزادئ اظہار کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ دوسروں کی حدود میں دخل اندازی کی جائے۔ ایک انسان جب آزادئ اظہارِ رائے کے ذریعے دوسروں کے مقدس تصورات و نظریات اور رہنما شخصیت پر تنقید کرے گا تو یہ آزادی کی بجائے کھلم کھلا جارحیت کا ارتکاب ہو گا۔ دوسروں کے جذبات سے کھیلنا آزادئ اظہارِ رائے کی بجائے دہشت گردی کا ارتکاب ہے۔ جرمن مفکر عمانویل کانٹ کا مشہور مقولہ ہے کہ "میں اپنے ہاتھ کو حرکت دینے میں آزاد ہوں لیکن جہاں سے تمہاری ناک شروع ہوتی ہے وہاں میرے ہاتھ کی آزادی ختم ہو جاتی ہے۔"[39]

جرمنی کے آرٹیکل نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کہ "ہر شخص کو تحریر و تقریر اور اظہارِ خیال کی آزادی کا حق حاصل ہے" مگر اس کے ذیلی آرٹیکل نمبر ۲ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ "یہ حقوق شخصی عزت و تکریم کے دائروں میں رہتے ہوئے استعمال کیے جا سکیں گے۔"[40]

مسیحیوں کا روحانی پوپ فرانسس کہتا ہے کہ اظہارِ رائے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور اس بہانے کسی مذہبی عالم کی توہین نہیں کی جا سکتی۔ پوپ نے کہا کہ میری ماں کے خلاف اگر کوئی نازیبا الفاظ کہے تو مکا کھانے کے لیے تیار رہے۔[41]

تاہم آزادئ اظہارِ رائے کے حوالے سے امریکی صدر کا بیان ملاحظہ ہو:

> "I know there are some who ask why we don't just ban such a video. The answer is enshrined in our laws, our constitution protects the right to practise free speech." "Here in the United State countless publications provoke offence. Like me, the majority of Americans are Christian, and yet we donot ban blasphemy against our most sacred beliefs." "As president of our country, and commander-in- chief of our military, I accept that people are going to call me awful things everyday, and I will always defend their right to do so."[42]

[38] حسن روحانی، **آزادی اظہار کی آڑ میں توہین رسالت**، ماہنامہ چراغ اسلام، (فروری 2015ء)، ص: 41

[39] مولانا محمد علی جانباز، **توہین رسالت کی شرعی سزا**، (مکتبہ رحمانیہ، 2007ء)، ص: 313

[40] حسن روحانی، **آزادی اظہار کی آڑ میں توہین رسالت**، ماہنامہ چراغ اسلام (فروری 2015ء)، ص: 41

[41] بشریٰ امیر، **آبگینے**، ہفت روزہ جرار، (23 جنوری، 2015ء)

[42] روزنامہ ڈان، (26 ستمبر، 2012ء)

کیا ایک مسلمان بھی اہانت رسول کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

یہاں ایک قابل غور بات یہ ہے کہ کفار تو اپنے اعمال بد سے گستاخیٔ رسول کے مرتکب ہوتے ہی ہیں، لیکن ایک مسلمان بھی اہانت رسول کا مرتکب ہو سکتا ہے اور اس کے چند ایک پہلو ہیں:

☆ نبی کریم ﷺ کی بات کے مقابلے میں کسی ولی یا بزرگ کی بات کو اہمیت دینا، ترجیح دینا۔

☆ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو ناکافی سمجھتے ہوئے ان میں اضافے کرنا۔

☆ رسول کریم ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرنا۔

☆ قانون سازی میں نبوی تعلیمات کی طرف رجوع نہ کرنا۔

☆ نبی کریم ﷺ کے چہرے کے مقابلے میں کفار کے چہرے کو پسند کرنا۔[43]

عصری صورت حال

۲ نومبر ۲۰۱۱ء کو فرانس کے متنازعہ ترین اخبار چارلی ہیبڈو نے پیغمبر رحمت ﷺ کی گستاخی والا شمارہ "شریعہ ہیبڈو" کے نام سے جاری کرنے کا فیصلہ کیا، جس کے رد عمل میں اس پر حملہ ہوا، لیکن اس کا ایڈیٹر شارب گستاخیوں سے باز نہ آیا اور یہ سلسلہ ۲۰۱۲ء میں بھی جاری رہا۔

یورپ ایک دفعہ پھر گستاخیوں کے راستے پر ہے۔ بدنام زمانہ میگزین چارلی ہیبڈو اپنی گستاخیوں سے باز نہیں آ رہا تھا کہ رد عمل میں اس پر ۷ جنوری ۲۰۱۵ء کو حملہ ہوا اور اس کے عملے کے لوگ مارے گئے۔ اس واقعہ کے بعد چند عالمی نشریاتی اداروں نے اعلان کیا کہ وہ آئندہ ایسا کوئی گستاخانہ خاکہ نہیں چھاپیں گے جس سے کسی کی مذہبی دل آزاری ہو، لیکن اہل مغرب نے اکٹھے ہو کر پیرس میں یہ اعلان کیا کہ ہم سب "چارلی" ہیں اور اگلے شمارہ میں مزید گستاخانہ خاکے شائع کر کے چھ زبانوں میں تیس لاکھ کی تعداد میں پوری دنیا میں تقسیم کیے گئے۔[44]

جریدے پر حملے کے خلاف ۱۱ جنوری کو پیرس میں "ملین مارچ" کے نام سے احتجاج کیا گیا۔ اس احتجاج میں چالیس (۴۰) کے قریب ملکوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ گستاخانہ خاکے چھاپنے کا سلسلہ ابھی رکا نہیں، بلکہ فرانس میں ایک مسجد کو بھی نذر آتش کیا گیا ہے۔[45]

مسلم اُمت کا ردِّ عمل

توہین آمیز خاکوں کی وجہ سے مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لازمی امر ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر کمزور سے کمزور ایمان رکھنے والا مسلمان بھی غیرتِ ایمانی رکھتا ہے اور یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ حرمت رسول پہ کٹ مرنا عین سعادت ہے اور جب کبھی موقع آتا ہے تو وہ اس سے دریغ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ پر بھی مسلمانوں کی طرف سے شدید ردِّ عمل دیکھنے میں آیا، جگہ جگہ احتجاجی مظاہرے ہوئے، ریلیاں نکالی گئیں اور مسلم سربراہان سے درخواست کی گئی کہ وہ حکومتی سطح پر نوٹس لیں، کیونکہ صرف احتجاج اور ریلیوں سے کچھ بننے والا نہیں اور احتجاج تو بے بس لوگ کیا کرتے ہیں۔ ترکی کے وزیر اعظم نے فرانسیسی جریدے میں دوبارہ شائع ہونے والے خاکوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں ناقابل برداشت قرار دیا اور کہا کہ اس کے خلاف ہر سطح پر آواز اٹھائی جائے گی۔[46]

---

[43] عمران ایوب لاہوری، **مسلمان میں اہانت رسول کے مختلف پہلو**، ماہنامہ رشد (مئی جون 2008ء)، ص: 191،189

[44] صلاح الدین اولکھ، ہفت روزہ جرار، (23 جنوری، 2015ء)

[45] حافظ وسیم ارشد، **دل سے آہ نکلتی ہے**، ماہنامہ چراغ اسلام، (فروری 2015ء)، ص: 39،38

[46] ماہنامہ چراغ اسلام، (فروری 2015ء)، ص: 39

دینی جماعتوں کا ردِ عمل

تمام دینی جماعتیں اس نقطہ نظر پر متحد ہوئی ہیں کہ کوئی لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے۔ اس طرح کی گستاخیاں عالم اسلام کو کسی طور پر بھی گوارا نہیں ہیں۔ پاکستان میں امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ محمد سعید کی زیر قیادت 'تحریک حرمت رسول' کے چیئرمین مولانا امیر حمزہ مغرب کی گستاخیوں کے خلاف بھرپور تحریک کا آغاز کر چکے ہیں جس میں انہیں ملک بھر کی دینی وسیاسی جماعتوں کی بھرپور تائید حاصل ہے۔[47]

امیر جماعت اسلامی پاکستان سراج الحق نے کہا ہے کہ نبی مہربان ﷺ سے محبت ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ شانِ رسالت میں گستاخی کرنے والوں کا آخری دم تک پیچھا کریں گے' جب تک فرانس معافی نہ مانگے تحریک تحفظ ناموس رسالت جاری رہے گی۔ امریکہ اگر صلیبی جنگ کا آغاز کر رہا ہے تو اسے صلاح الدین ایوبی کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ اُمت مسلمہ کا ہر بچہ صلاح الدین ایوبی بننے کو تیار ہے۔[48]

امیر تنظیم اسلامی پاکستان حافظ عاکف سعید نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کا سبب بنے گی اور اس ضمن میں اسلام دشمن طاقتیں آزادیٔ اظہارِ رائے کے نام پر دوہرے معیارات رکھتی ہیں۔ وہ کسی کو ہولو کاسٹ پر اظہارِ رائے کی قطعاً اجازت نہیں دیتے' لیکن اس کائنات کے حقیقی "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی شان میں گستاخی کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اگرچہ نبی اکرم ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنانے والے شخص کی ہلاکت مسلمانوں کے لیے نہایت اطمینان بخش اور خوشی کا باعث ہے لیکن اہل یورپ اس واقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حالات کو جس طرف لے جا رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ متحد ہو کر مسلمانوں پر ایک کاری ضرب لگانا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ کائنات کی عظیم ترین اور مقدس ترین ہستی کی عظمت میں ان مذموم حرکات سے کیا کمی ہو سکتی ہے۔ یہ چاند کی طرف رخ کر کے تھوکنے والی بات ہے جو واپس تھوکنے والے کے منہ پر آتی ہے۔ البتہ یہ امت مسلمہ کے لئے انتہائی ذلت و رسوائی کا معاملہ ہے کہ جس ہستی کا تقدس اُن کے دین اور ایمان کا لازمی جزو ہے' دشمنانِ اسلام اُس کا استہزا کر رہے ہیں لیکن عام مسلمان اور حکمران دونوں بے بسی سے اُن کا منہ دیکھ رہے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کتاب وسنت سے منحرف اور اللہ اور رسول ﷺ سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کے نتیجہ میں یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں۔ اس کا واحد حل یہ ہے کہ مسلمان انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر دل وجان سے عمل کریں اور سنت رسول کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں جس سے اللہ اُنہیں ایسی راہ دکھائے گا اور ایسی طاقت بخشے گا کہ وہ اللہ اور اپنے دشمنوں کو عبرت ناک شکست دے کر حضور ﷺ سے اپنی حقیقی اور عملی محبت کا اظہار کر سکیں گے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں سنوار لیں گے۔[49]

مسلم اُمہ کی ذمہ داری اور تقاضے

توہین ناموسِ رسالت کا مسئلہ کوئی عام مسئلہ نہیں ہے۔ اس ضمن میں جان لینا چاہیے کہ توہین رسالت کی سزا خود احمد مجتبیٰ ﷺ نے قتل سے کم نہیں رکھی اور اپنی محبت کو تمام جہان والوں سے برتر قرار دیا ہے' لہٰذا ناموسِ رسالت کی حفاظت کی خاطر تمام مسلمان ممالک پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ توہین آمیز خاکوں اور اسلام مخالف فلم کے خلاف سخت اقدامات کی کوشش کریں اور اس راہ میں رکاوٹ بننے والی تمام دیواروں کو گرا دیں۔

---

[47] صلاح الدین اولکھ، ہفت روزہ جرار، 23 جنوری 2015ء

[48] جب تک فرانس معافی نامانگے تحریک تحفظ ناموس رسالت جاری رہے گی، پی پی سی، (25 جنوری، 2015ء اتوار)

[49] ہفت روزہ ندائے خلافت، شمارہ 3، (جنوری 2015ء)

ہماری رائے میں مسلمانوں کو سانحہ توہین رسالت پر احتجاج کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے درج ذیل اقدامات کی طرف توجہ دینی چاہیے:

۱۔ او آئی سی :(O.I.C) اس وقت عالم اسلام کے پاس صرف "اسلامی ممالک کی تنظیم" کی صورت میں ایسی قوت موجود ہے جو عالمی برادری کو توہین رسالت کے سلسلہ میں جھنجھوڑ سکتی ہے لہٰذا او آئی سی میں موجود تمام اسلامی ممالک تنظیم کی قیادت کو اپنے بھرپور اعتماد کا یقین دلائیں اور جرأت مندانہ اقدام اختیار کریں۔

۲۔ معاشی بائیکاٹ: موجودہ دور میں اقتصاد ایک موئثر ہتھیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سعودیہ نے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا تو ان کی کمپنیوں کو روزانہ کئی ملین ڈالر کا خسارہ اٹھانا پڑا اور وہ اس نقصان پر چیخ اٹھے۔ اسی طرح سوڈان نے ڈنمارک اور ہالینڈ کا اقتصادی بائیکاٹ کیا۔ لہٰذا دیگر مسلم ممالک کو بھی اس طرح ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔

۳۔ اسلامی عالمی منڈیوں کا قیام: عالمی منڈیوں پر اس وقت یہود و نصاریٰ کا قبضہ ہے، جس کی وجہ سے وہ اسلامی ممالک کو معاشی طور پر ہراساں کرتے ہیں اور اسلامی ممالک ان کے دست نگر بن گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک کو تیل جیسی بیش بہا دولت سے نوازا ہے، لہٰذا کل اسلامی ممالک اپنی تجارتی منڈیاں قائم کریں تاکہ کفر کی برسوں کی باج گزاری سے چھٹکارا ملے۔

۴۔ اسلامی کرنسی کا اجراء: مسلمان ممالک کو مل بیٹھ کر اپنی کرنسی جاری کرنی چاہیے جو یقیناً ان کی دریوزہ گری اور ناگفتہ بہ حالت بدلنے کا سبب بنے گی۔

۵۔ اسلامی بلاک کا قیام: اسلامی ممالک کی تباہی و بربادی میں اقوام متحدہ کا بڑا ہاتھ ہے جس کی مثالیں عراق و افغانستان ہیں۔ یہ ادارہ امریکہ کا بغل بچہ بنا ہوا ہے۔ مسلمانوں کو اس کمبل سے جان چھڑانی چاہیے اور او آئی سی کی طرز کا بلاک بنانا چاہیے، کیونکہ اسے اپنے معاملات یہود و نصاریٰ کے پاس لے کر جانا سراسر خسارہ ہے۔[50]

رشادِ ربانی ہے:

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ[51]

"اور (اے نبی ﷺ! آپ کسی مغالطے میں نہ رہیے) ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ آپ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی۔"

۶۔ اتحاد و اتفاق: مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق اور وحدت ہونا ضروری ہے۔ تاریخ شاہد ہے مسلمان جب تک متحد رہے کفر لرزہ براندام رہا۔

باطل عناصر کی بیخ کنی: تمام مسلمان ممالک اسلام مخالف قوتوں مثلاً سیکولرازم اور لادینیت کی طرح کے باطل عناصر کی بیخ کنی کریں اور اسلام پسند تحریکوں کو پروان چڑھائیں۔

۶۔ جہاد: مدتوں کے تجربات سے ثابت ہے کہ کفر کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اسلام کی چوٹی جہاد سے سرشار مجاہدین سے مڈ بھیڑ نہ ہو، بلکہ وہ مسلمانوں کو فکری اور عملی طور پر اس قدر پراگندہ کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ لڑنے کے قابل ہی نہ رہیں، اس لیے اسلامی ممالک کو حکم ربانی:[52]

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ[53]

---

[50] ماہنامہ رشد، (مئی جون 2008ء)، اداریہ، ص: 7،8

[51] البقرۃ، 2:120

[52] ماہنامہ رشد، (مئی جون 2008ء)، اداریہ، ص: 7،8

"اور تیار رکھو اُن کے (مقابلے کے) لیے اپنی استطاعت کی حد تک طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے"

کے تحت ہمہ وقت حرب وضرب کی تیاری رکھنی چاہیے۔

۹۔ دشمن کی تہذیب سے نفرت: دشمن کی تہذیب وروایت سے نفرت دراصل دشمن کی پہچان ہی کا ایک پہلو ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ[54]

"جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے پس وہ انہی میں سے ہے۔"

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انہی کی عادات وروایات کو بالارادہ اپنایا جائے۔[55]

۱۰۔ میڈیا کا کردار: دیگر مسلم ممالک کی طرح پاکستان کا میڈیا بھی بے ضمیر ہے' حالانکہ تقاضا تو یہ ہے کہ میڈیا کے ذریعے لوگوں میں ناموس رسالت کے تصور کو اُجاگر کیا جانا چاہیے اور سیرت نبویؐ پر پروگرامز چلانے چاہئیں۔ میڈیا کو برائی کی تشہیر کی بجائے خیر پھیلانے والا ادارہ بنانا چاہیے۔

حرفِ آخر

نبی اکرم ﷺ کی محبت کے بغیر مسلمان کا کوئی عمل' کوئی نماز' کوئی روزہ' کوئی حج بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمادیا ہے کہ جو میرے محبوب سے محبت نہیں کرتا میں بھی اس سے محبت نہیں کرتا۔ اپنے آقا و مولا محبوب ربّ العالمین ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اس بات کا عہد کریں کہ آپ ﷺ کی شانِ مبارک میں گستاخی کرنے والوں کو اور گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ ان کی تاریخ بھی لرز اٹھے گی۔ کیونکہ ہم میں محمد بن قاسم ہیں' ہم میں غزنوی ہیں' ہم میں ایوبی ہیں اور ہم میں ابن زیاد ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتابیات

* اقبال، محمد اقبال. **بالِ جبریل**.(لاہور: ادارہ اقبال، 1917)
* اقبال، محمد. **بانگ درا**. (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1924)
* امیر مینائی، **دیوانِ امیر**، (لاہور: مجلس ترقی ادب، 1958)
* بتول علوی، پروفیسر ثریا. **اسلام اور توہین رسالت**. لاہور: تنظیم اساتذہ پاکستان، جون 2006.
* بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل. **الصحیح البخاری**. لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 1999.
* جانباز، مولانا محمد علی. **توہین رسالت کی شرعی سزا**. لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2007.
* جاوید، طارق". **مغرب توہین آمیز خاکے کیوں بناتا ہے؟**" ماہنامہ رشد. مئی جون 2008، ص: 47-48.
* روحانی، حسن". **آزادی اظہار کی آڑ میں توہین رسالت**." ماہنامہ چراغ اسلام. فروری 2015، ص: 41.
* علوی، ڈاکٹر خالد". **تحفظ ناموس رسالت**." ماہنامہ رشد. مئی جون 2008، جلد: 19، شمارہ: 30، ص: 57.

---

[53] الانفال، 8:60

[54] ابو داود، **سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ**، ح: 632 (لاہور: اسلامی کتب خانہ، س۔ن)، ج: 3، ص: 201

[55] ام عبد منیب، **تحفظ ناموس رسالت اور ہم، مشربہ علم وحکمت**، ص: 23

* قریشی، محمد اسمعیل .**ناموس رسول اور قانون توہین رسالت**. لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، فروری 2006.
* مدنی، ڈاکٹر حافظ حسن" .**ناموس رسالت پر ایک اور وار**."ماہنامہ محدث. ستمبر 2012، شمارہ: 357، جلد: 44.
* مدنی، ڈاکٹر محمد اسرار .**ارتداد اور توہین رسالت. ترجمہ: مقبول الٰہی**. لاہور: ادارہ اسلامیات، جون 1995.
* مسلم بن حجاج .**الصحیح المسلم**. **کتاب الایمان**. لاہور: اسلامی کتب خانہ، س۔ن.
* میر، خواجہ درد. **کلام میر**. (لاہور: انجمن ترقی اردو، 1973)